



سوال

(535) کلی طور پر حرام سے پہنچنا چاہیے !

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاید آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد بھائی وغیرہ آڑھت کا کام کرتے ہیں اور چاول کے موسم میں بینک سے سرمایہ لیتے ہیں جس کا وہ سود ادا کرتے ہیں۔ میں نے اپنی کوشش کے مطابق ان کو بہت سمجھایا لیکن جب وہ باز نہ آئے تو میں نے اپنا نان و نفقہ ان سے علیحدہ کر لیا حتیٰ کہ رہائش بھی علیحدہ اختیار کر لی۔ اور قطعی طور پر ان کے گھر کا کھانا پنا بند کر دیا۔ قربانی کے موقع پر اصرار کے باوجود میں اور میری بیوی نے شرکت نہیں کی جبکہ اس وقت سارا خاندان اٹھا تھا۔

یہ سب کچھ حرام غذا سے بچنے کے لیے اور اللہ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے کیا اب تقریباً دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ میری بھتیجی کی شادی ہے۔ بھائی نے وہ بیٹی بن سے لے کر پالی ہے شادی میں شرکت کا مسئلہ ہے نیز رمضان المبارک میں وہ مسجد میں افطاری کا سامان بھی بھیجتے ہیں اور بعض اوقات جب ان کے گھر جانا پڑتا ہے تو وہ مہمان نوازی کے طور پر کوئی پیڑ پش کرتے ہیں۔ اور پھر کھانے کا اصرار کرتے ہیں۔

اب میں نے بعض اہل علم سے دریافت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کا کاروبار ناجائز اور حرام ہے لیکن آپ کھا سکتے ہیں۔ اور تحفتاً ان سے اشیاء یا کھانا لے سکتے ہیں۔ اور بعض بزرگوں نے کہا ہے جب حلال اور حرام روزی مکس ہو جائے تو دوسرے کے لیے استعمال کی اجازت ملتی ہے بعض دوست کہتے ہیں کہ قطع رحمی اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ بعض اہل علم دوست حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں۔ بعض یہود و نصاریٰ کے کھانے سے استدلال کرتے ہیں کہ اگرچہ ان کا کاروبار شریعت کے خلاف تھا اور یہودی سود کا کام کرتے تھے لیکن قرآن نے مطلقاً ان کے کھانے کو حلال قرار دیا ہے۔ (یاد رہے میں نے اس جائیداد کو چھوڑ دیا ہے جس میں سودی کاروبار کا پوسہ لگا ہوا تھا)

محترم شیخ! میں اس مسئلہ میں کافی پریشان رہتا ہوں مسجد میں آئی ہوئی افطاری کو نہ کھانا یا واہس کر دینا ایک بہت بڑے فتنہ کو دعوت دینا ہے۔ اس طرح شادی میں عدم شرکت بھی پریشانی کو دعوت دے رہی ہے براہ مہربانی مذکورہ مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح فرمائیں اور بندہ ناچیز کے لیے راہ راست متعین فرمائیں جس سے آخرت کی پریشانیوں سے محفوظ رہ سکوں۔

میرا بیوی مجھ سے بھی زیادہ اس مسئلے میں سخت ہے والدین کو بار بار مرتبہ کہا ہے کہ حرام مال سے بچ جاؤ اور میرے ساتھ ہو جاؤ لیکن کلی طور پر میرا ساتھ نہیں دیتے ان کے ساتھ بھی رہتے ہیں کبھی کبھار میرے پاس بھی آجاتے ہیں۔ امید ہے مذکورہ پریشانی کو حل فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!



جناب کا مکتوب گرامی موصول ہوا تو محترم پریشانی والی کوئی بات نہیں آپ اپنے بہن بھائیوں اور والدین وغیرہم کے ساتھ صلہ رحمی والی پالیسی اپنالیں قطع رحمی نہ کریں کیونکہ شریعت میں صلہ رحمی کا حکم ہے اور قطع رحمی منع ہے ہاں جہاں صلہ رحمی کے صلہ میں اپنے ایمان و دین کا خطرہ ہو کہ اپنا دین و ایمان جاتا رہے گا وہاں دین و ایمان کو ترجیح دی جائے گی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَأَنْ يَهْدِيَكَ اللَّهُ إِلَىٰ آيَاتِهِ لَعَلَّكَ تَرْجُوهُ ۗ وَإِنْ يَهْدِكَ اللَّهُ إِلَىٰ آيَاتِهِ لَعَلَّكَ تَرْجُوهُ ۗ وَإِنْ يَهْدِكَ اللَّهُ إِلَىٰ آيَاتِهِ لَعَلَّكَ تَرْجُوهُ ۗ -- لقمان 15

”اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس بات پر کہ شریک مان میرا اس چیز کو جو تجھ کو معلوم نہیں تو ان کا کتنا مت مان اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق“

يَأْتِينَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآبَاءَهُمْ كُفْرًا وَهُمْ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ -- توبہ 23

”اے ایمان والو مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو دوست اگر وہ پسند کریں کفر کو ایمان سے“

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ -- توبہ 24

”تو کہہ دے اگر تمہارے باپ اوبھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمانے ہیں...“ جو صورت آپ نے اپنے مکتوب میں تحریر فرمائی ہے اس سے آپ کے بھائی مجرم تو ضرور ہیں مگر ان کے پاس جہاں ہے وہ حرام نہیں بننا بشرطیکہ سودینے کے علاوہ تجارت میں کہیں کسی حرام بیع کا ارتکاب نہ کرتے ہوں۔

مجھے بڑا تعجب ہوا کہ آپ کے بھائی بچے مسلمان و مومن اور اہلحدیث ہیں مگر وہ سود لینے دینے کے متعلق قرآن مجید کی آیات

وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ -- بقرہ 275

”اور جو کوئی پھر سود لے تو وہی لوگ ہیں دوزخ والے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے“

يَأْتِينَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَآبَاءَهُمْ كُفْرًا وَهُمْ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ -- بقرہ 278

”اے ایمان والو اور اللہ سے اور پھر سود جو کچھ باقی رہ گیا ہے سود اگر تم مومن ہو پھر اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لوٹنے کو اللہ سے اور اس کے رسول ﷺ سے“

اور رسول کریم ﷺ کی صحیح وثابت احادیث

«لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤَكَّدَ وَشَاهِدِيَةَ وَقَالَ ﷺ نَوَاءً» -- رواه مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الربوا الفصل الاول

”رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں“

«قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِبَا بَاكِلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَلْعَمُ أَشَدَّ مِنْ رِيَّةٍ وَتَلَامِينِ زَنْبِيَّةٍ» (رواه احمد والدارقطنی - بحوالہ مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الربوا الفصل الثالث)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو کوئی آدمی کھاتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے پچھتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے“

«قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّبَا سِنُونُ جُزْءٌ أَيْسَرُ بَأْنِ تَبِيحِ الرَّجُلِ أُمَّةً» (رواه ابن ماجہ والبیہقی بحوالہ مشکوٰۃ باب الربوا)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کے ستر جزء ہیں سب سے کم درجہ کے جزء کا گناہ اس قدر ہے جیسے آدمی اپنی ماں سے زنا کرے“ سن اور سمجھ کر آج تک اس کا روبرو پر ڈٹے ہوئے



ہیں وہ دیکھتے نہیں سالہا سال سے وہ یہ سودینے والا کام کر رہے ہیں مگر اب تک وہ اس لعنت سے نجات نہیں پارہے اگر وہ آئندہ آپ سے اور اپنے دیگر اصحاب ثروت اقا رب سے بلا سود قرض یا مضاربت لے کر یہ کاروبار کریں تو ان شاء اللہ مجھے یقین ہے دو چار سال تک ان کو کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ دوسروں کو قرض دیں گے ان شاء اللہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کے متعلق فرمان ہے :

«فَإِنْ يَتَنَا وَصَدَقًا يُؤْرِكُ تَمَانِي يَبْغِيهَا» (بخاری شریف کتاب البیوع باب ما یحیی الکذب والکتمان فی البیع)

”اگر وہ سچ بولیں گے بیان کر دیں گے ان کی بیع میں برکت ڈالی جائے گی“ اور سود کے متعلق آپ ﷺ فرماتے ہیں

«إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَضِيرُ إِلَى قَتْلِ» (رواہ احمد وابن ماجہ والبیہقی بحوالہ مشکوٰۃ باب الربوا)

”سود اگرچہ کس قدر بڑھ جائے اس کا انجام کسی کی طرف رجوع کرتا ہے“ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے بھائیوں کو توفیق دے کہ وہ فوراً اس جرم سے توبہ کر لیں۔ کیونکہ عمداً یہ جرم انتہائی سنگین ہے خدشہ ہے کہیں آدمی اس جرم کی پاداش میں دین و ایمان سے ہی خارج نہ ہو جائے جیسا کہ **إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ** اور **فَأَذِنُوا لِمَنْ يَخْرُجُ مِنْكُمْ** سے واضح ہو رہا ہے۔

آپ کے مکتوب میں دوسری بات جو میرے لیے باعث تعجب ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ لکھتے ہیں ”میری بھتیجی کی شادی ہے“ اور ساتھ ہی لکھتے ہیں ”بھائی نے وہ بیٹی بن سے لے لی پالی ہے“ تو محترم یہ لڑکی نہ تو آپ کے بھائی کی بیٹی ہے اور نہ ہی آپ کی بھتیجی بلکہ وہ آپ کی اور آپ کے بھائیوں کی بھانجی ہے نہ آپ کا بھائی اس کا باپ ہے نہ وہ اپنے آپ کو اس کا باپ، ابا اور ابو لکھ لکھوا سکتا ہے نہ کہلا سکتا ہے اور نہ ہی آپ اس لڑکی کے چچا ہیں نہ ہی بچا لکھ لکھوا سکتے ہیں نہ کہلا سکتے ہیں وہ لڑکی آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو صرف ماموں جان کے اور جو آپ کا سونٹی اس کا باپ ہے صرف اسی کو باپ، ابا اور ابو جی کہے اور دوسرے رشتے بھی اس پر قیاس کر لیں مثلاً وہ آپ کے بھائی۔ جو پلنے والا ہے۔ کی بیوی کو اماں، امی اور ماں نہیں کہہ سکتی اور نہ وہ کہلا سکتی ہے اس کو صرف مامی جی کہے اور وہ بھی صرف یہی کہلائے۔ سورۃ احزاب میں متبنی کے متعلق آیات پڑھ لیں آپ کو معلوم ہے کہ زید رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا جاتا تھا مگر جب آیات نازل ہوئیں تو انہیں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہا جانے لگا آپ لوگ اس مسئلہ میں اور پچھلے سود والے مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کے فرمان

وَمَا كَانَ لِمَنْ مِنْ وَلَا لِمَنْ مِّنْهُ إِذَا قُضِيَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أَلَّا يَخْرِجُوا مِنْ أَرْبَابِهِمْ -- الاحزاب 36

”اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام کہ ان کو رہے اختیار لینے کام کا“ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی فوراً اصلاح فرما لیں زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ختم ہو جائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سعادت دارین عطا فرمائے آمین یارب العالمین میری طرف سے سلپنے والدین مکرین، انخوان کرام اور تمام احباب عظام کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش فرمادیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل

خرید و فروخت کے مسائل ج 1 ص 374

محدث فتویٰ